Pharmaceutical Review

ISSN 2220-5187, Constituted by Pharmacist Federation

EDITORIAL

اداریہ

تاریخ:21 نومبر، 2016

سربراہ Dean کلیہ علم الادویہ اور نگران Chairman شعبہ ادویات، یونیورسٹی آف سرگودھا کی بدعنوانی و بددیانتی۔

یونیورسٹی آف سرگودھا نے جہاں مقامی لوگوں کے علمی شعور میں نمایاں تبدیلی برپا کی ہے۔ علاقائی صنعت وحرفت کو شاندار تکنیکی وسائنسی ترقی دی ہے۔ اور لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وہاں اسی ادارے کے چند نااہل اور بددیانت افسران کی بدولت کرپشن اور بدعنوانی کے نئے باب بھی رقم ہوئے ہیں۔ جسکی حالیہ مثال ادویات سازی کے منصوبہ میں مشینوں اور دیگر آلات کی خریداری میں سنگین بدعنوانی وبددیانتی ہے۔ جس میں پروفیسر ڈاکٹر ساجد بشیر ڈین فارمیسی، چیرمین فارمیسی، چیرمین شعبہ فارماسوٹیکس اور چیرمین الحاق کمیٹی Affiliation Committee کا کلیدی کردار ہے۔ جناب موصوف خرید کمیٹی Purchase Committee کے رکن ہیں اور پورے منصوبہ کے تکنیکی ماہر Techical Expert ہیں۔ جنہوں نے یونیورسٹی انتظامیہ کو نئی Brand New اور جدید کا جھانسہ دے کر پرانی اور استعمال شدہ مشینری لے دی ہے۔ اور ادارے کو لاکھوں روپے کا چونا لگا دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق یونیورسٹی میں ادویہ سازی کے شعبہ کے بانی پروفیسر ڈاکٹر سعید اقبال نے 2005 میں جب اس شعبہ کی بنیاد رکھی تو انہوں نے ادارے کے زیرانتظام ادویات بنانے کا بھی منصوبہ بنایا تھا۔ اس خواب کو عملی شکل دینے میں یونیورسٹی کے سابقہ وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری نے جی جان سے محنت کی۔ شہر سرگودھا کو خوش آب پانی، یونیورسٹی ہسپتال، انواع اقسام کے پودوں کی فراہمی Plant Nursary کے ساتھ ادویات سازی کا ہنر بھی دینے کا فیصلہ کیا۔ جس میں دیگر منصوبہ جات تو اپنی عملی شکل میں کامیاب ہوگئے۔ مگر بدقسمتی سے جناب پروفیسر ڈاکٹر ساجد بشیر جیسے بددیانت اور کرپٹ افسران کی بدولت ادویات سازی کا منصوبہ گیارہ سال بعد بھی تشنۂ تکمیل ہے۔ جس کی سفارش Approval پر ادارے نے اس منصوبے کے لئے کم وبیش چار کروڑ کی مشینری خریدی۔ جن کے بالترتیب خرید شمار نمبر UOS/ RC/11-412 مورخہ 21.08.2011، UOS/RC/10-160 مورخہ 25.5.2010، UOS/RC/11-616 مورخہ 18.10.2011 ہیں۔ حالانکہ اس شخص نے اندرون خانہ مشینری فراہم کرنے والی کمپنیوں سے ملی بھگت کی ہوئی تھی۔ اپنے چھوٹے سے فائدے کیلئے ادارے کا کروڑوں کا نقصان کر دیا ہے۔ اور پھر اپنی کرپشن کو چھپانے کے لئے جناب ڈاکٹر صاحب اس منصوبہ کو ناکام بنانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ جسکے لئے انہوں نے محکمہ صحت کے افسران کو ادویات سازی کا پروانہ License جاری نہ کرنے کو مشورہ دیا اور اس کارخانے کا معائنہ Inspection کرنے والے افسران کو کئی پیچیدگیوں میں الجھانے کی مکروہ کوشش کی۔ جناب موصوف کی اس کرپشن کا سابقہ وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر چوہدری اکرم چوہدری کو بہت دیر بعد پتہ چلا۔ مگر تب تک وہ ادارے کے انتظامی معاملات کی پیچیدہ الجھنوں بری طرح پھس چکے تھے۔ اور علاقے کی سیاسی شخصیات سے متفرق معاملات میں سنگین مخاصمت کا آغاز کر چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس معاملے کی پردہ پوشی ہی میں اپنی عافیت سمجھی۔ کچھ لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ چوہدری صاحب نے ساجد بشیر کو ادارے کی اہم مجلس Syndicate کا رکن ہی اسی لئے بنایا تھا کہ افشاء راز کی دھمکی دے کر اس سے اپنی مرضی کے فیصلے لے سکیں۔ انکے بعد آنے والے وائس چانسلر جناب پروفیسر ڈاکٹر ظہور الحسن ڈوگر صاحب ایک کمزور شخصیت کے مالک تھے۔ جنہوں نے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق جناب موصوف کے خلاف مناسب تفتیش کے بجائے اسے ڈین اور دو چیرمینز کے عہدوں کے ساتھ دو اضافی عہدے چیرمین الحاق کمیٹی اور نگران ادویات فیکٹری سے بھی نواز دیا۔ اور پھر اسے جہاں اور جیسے چاہا استعمال کیا۔ مگر یونیورسٹی اساتذہ میں اب اس معاملے میں سنجیدہ تشویش پائی جاتی ہے۔ جواب اس معاملے کی مناسب تفتیش کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ موجودہ وائس چانسلر جناب پروفیسر ڈاکٹر نازرہ سلطانہ اور گورنر پنجاب ملک محمد رفیق رجوانہ اس بددیانتی وبدعنوانی کی منصفانہ تفتیش کرائیں گے۔

ڈاکٹر طٰہٰ نذیر Ph.D

مدیر اعلیٰ: رسالہ الادویہ, PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN: 2220-5187; W.: http://pharmarev.com/